حضور تاج الشریعہ
کرامات کے آئینے میں

مفتی شرافت حسین رضوی
استاذ نور الاسلام ہائی اسکول، گوونڈی، ممبئی، انڈیا

ناشر:
دار التقی
تاج الشریعہ فاؤنڈیشن، کراچی، پاکستان
www.muftiakhtarrazakhan.com
+92 334 3247192

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کرامات کی تحقیق:

زمانہ نبوت سے آج تک کبھی بھی یہ مسئلہ اہل حق کے درمیان مختلف فیہ نہیں ہوا کہ اولیاء کرام کی کرامتیں حق ہیں اور ہر زمانے اللہ والوں کی کرامتوں کا صدور وظہور ہوتا رہا اور ان شاء اللہ قیامت تک کبھی بھی اس کا سلسلہ منقطع نہیں ہوگا، بلکہ ہمیشہ اولیاء کرام سے کرامات صادر وظاہر ہوتی ہی رہے گی۔

اور اس مسئلہ کے دلائل میں قرآن مجید کی مقدس آیتیں اور احادیث کریمہ، نیز اقوال صحابہ و تابعین کا اتنا بڑا خزانہ اوراق کتب میں موجود ہے کہ اگر ان سب موتیوں کو ایک لڑی میں پرو دیا جائے تو ایک ایسا گرانقدر وبیش قیمت ہار بن سکتا ہے جو تعلیم و تعلم کے بازار میں نہایت ہی انمول ہوگا اور اگر ان منتشر اوراق کو صفحات قرطاس پر جمع کر دیا جائے تو ایک ضخیم و عظیم دفتر تیار ہو سکتا ہے۔

کرامت کیا ہے:

مومن متقی سے اگر کوئی ایسی نادر الوجود و تعجب خیز صادر وظاہر ہو جائے جو عام طور پر عادۃً نہیں ہوا کرتی ہے تو اس کو ''کرامت'' کہتے ہیں۔ اسی قسم کی چیزیں اگر انبیاء علیہ السلام سے اعلان نبوت کرنے سے پہلے ظاہر ہو تو ''ارہاص'' اور اعلان نبوت کے بعد ہو تو ''معجزہ'' کہلاتی ہے اور اگر عام مومن سے اس قسم کی چیزوں کا ظہور ہو تو اس کو ''معونت'' کہتے ہیں اور کسی کافر سے کبھی اس کی خواہش کے مطابق اس قسم کی چیز ظاہر ہو جائے تو اس کو ''استدراج'' کہا جاتا ہے۔

حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ ایک با کرامت ولی ہیں:

حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کی ذات میں اتنی ساری خوبیاں ہیں کہ ان کو گننا مشکل ہے آپ جہاں ایک صحیح عاشق رسول، بے مثال عالم دین، لاثانی فقیہ، باکمال محدث لاجواب خطیب بے نظیر

ادیب بہترین شاعر ہیں وہاں آپ ایک باکرامت ولی بھی ہیں اور آپ کی سب سے بڑی کرامت دین کے احکام پر سختی سے قائم رہنا ہے قرآن وسنت پر استقامت آپ کی خاص پہچان ہیں جو بلا شبہ ولایت کی پہچان ہے لیکن اس کے علاوہ آپ سے حسی کرامتیں (جن کو ہر آدمی جان سکے) کا ظہور بھی ہوا ہے۔آیئے کچھ کرامتیں ہم بھی پڑھتے ہیں۔

بغیر انجکشن آنکھ کا آپریشن:

کرامات تاج الشریعہ میں ہے کہ حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ افریقہ، ماریشش، زمبابوے وغیرہ کا دورہ کرنا تھا، آپ تاریخ دے چکے تھے مگر آپ کو آنکھ کی سخت تکلیف درپیش تھی یہاں تک کہ کبھی کبھی آنکھ سے خون بھی نکل جاتا تھا لیکن چونکہ آپ تاریخ دے چکے تھے اس لئے آپ اپنے صاحبزادے علامہ عسجد رضا خان قادری صاحب قبلہ کے ساتھ ۱۴/مارچ ۲۰۱۵ء کو بریلی سے روانہ ہو گئے فرماتے ہیں کہ جب آپ ساؤتھ افریقہ پہنچے تو آنکھ کی تکلیف بہت زیادہ بڑھ گئی آخر کار آپ کو وہاں آنکھ کے ڈاکٹروں کے پاس لے جایا گیا ڈاکٹروں نے کہا کہ آپریشن کرنا پڑے گا جب آپریشن کرنے کا وقت آیا تو ڈاکٹروں نے بے ہوشی کی انجکشن لگانا چاہا لیکن آپ نے منع کر دیا، انہوں نے بہت گزارش کی کہ اس کے بغیر آپریشن نہیں ہو سکے گا لیکن آپ راضی نہ ہوئے پھر انہوں نے کہا کہ آنکھ میں سن کا انجکشن لگا دیں ورنہ بہت زیادہ تکلیف ہوگی اور ہمیں بہت دشواری ہوگی لیکن آپ اس پر بھی راضی نہ ہوئے اور فرمایا آپ اطمنان سے آپریشن کیجئے میں کسی بھی ناجائز چیز استعمال نہیں کرتا آپ اپنا کام کریں اللہ ہمارا حافظ ہے آخر کار ڈاکٹروں نے اپنا کام شروع کیا یہ عمل تین گھنٹے تک چلا مگر حضرت پورے آپریشن کے دوران ذکر الٰہی، درود شریف اور قصیدہ بردہ شریف پڑھنے میں مشغول رہے کسی تکلیف کا اظہار نہیں کیا، ڈاکٹروں کا پورا پینل یہ عجیب و غریب معاملہ دیکھ کر حیران تھا آخر وہ یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ یہ روحانی طاقت ہے ورنہ عام انسان کے لئے یہ بالکل ہی ممکن نہیں۔

مارواڑی اور مرید حضور تاج الشریعہ:

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ نجم القادری ممبئی تجلیات تاج الشریعہ میں لکھتے ہیں کہ میسور میں حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید کی دکان کے بغل میں ایک مارواڑی دکاندار کی دکان تھی جو ہمیشہ مرید کو دکان بیچنے کے لئے پریشان کرتا تھااوراس کے لئے وہ اس کو دھمکیاں بھی دیتا تھا،آخر کار مجبور ہو کر مرید نے حضرت کو فون کیااور پوری حالات وکیفیات بتائی،تو حضرت نے فرمایا کہ میں تمہارے لئے یہاں دعا کرتا ہوں اورتم وہاں روزانہ ہرنماز کے بعد یا قادر پڑھا کرواس کے علاوہ یہ وظیفہ ہروقت پڑھتے رہو۔اس مرید نے حضرت حکم کے مطابق اس وظیفہ کاورد شروع کیا ابھی پندرہ دن بھی نہ گزرے تھےکہ وہ مارواڑی جو ہمیشہ مرید تاج الشریعہ کو دکان بیچنے کے لئے دباؤ بناتا تھا اچانک خود ہی اس کے ہاتھ دکان بیچنے کو تیار ہوگیا۔آخر کار مرید نے اس مارواڑی کی دکان خرید لی، اور وہ مارواڑی وہاں سے کہیں چلا گیا۔

مکان پرسکون ہوگیا:

مفتی موصوف صاحب ایک دوسرا واقعہ بیان کرتے ہوئے تجلیات تاج الشریعہ میں لکھتے ہیں کہ حبلی کرناٹک میں ایک شخص نے بہت عالی شان مکان بنایا مگر جب اس مکان میں اس نے رہنا شروع کیا تو اس میں رات میں پورے گھر میں جیسے آندھی چلتی،طرح طرح کی آوازیں آتی ،آخر کاراس نے وہ مکان چھوڑ کر دوبارہ اپنے پرانے مکان میں رہنا شروع کر دیااور نئے مکان کو بھاڑے پر دے دیالیکن جوبھی اس مکان میں رہنے کے لئے آتا تو یہ حالت دیکھ کر بھاگ جاتا، بہت عرصے تک وہ مکان یونہی خالی پڑا رہا،اتفاق کی بات ہےکہ اس علاقے میں حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کاایک پروگرام طئے ہوا جب اس مکان والے شخص کو معلوم ہوا تو اس نے پروگرام کرنے والوں کو اس بات پر راضی کرلیا کہ حضرت میرے نئے مکان میں ٹھہرے،انہوں نے بات مان لی جب حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے تو اسی مکان میں آپ کا قیام ہوا جہاں آپ

کی مہمان نوازی کی گئی حضرت نے کچھ گھنٹے وہاں قیام کیا اور وہاں عشا اور فجر دو وقت کی نماز ادا کی جس کی برکت سے اس مکان کی تمام پریشانیاں غائب ہوگئیں۔(تاج شریعت ہندی،ص ۲۵)

ایکسیڈنٹ میں سب سلامت رہے:

مولانا حبیب النبی رضوی رامپوری بیان کرتے ہیں کہ ۱۹۸۹ء میں رامپور کے موضع عثمان نگر میں ایک جلسہ تھا جس میں حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے گئے۔واپسی کے وقت پیلا کھار ندی کے کنارے باندھ پر جب جیپ پہنچی تو اچانک کھڑنجے کی اینٹ اکھڑ گئی جس سے جیپ کا توازن بگڑ گیا تو تین پلٹے کھا کر تقریباً ۵۰/۶۰ فٹ باندھ کے نیچے کھائی میں چلی گئی۔جیپ میں اس وقت ڈرائیور کو لیکر کل چھ لوگ سوار تھے مگر اللہ کے فضل سے سب محفوظ رہے۔حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کی واضح کرامت دیکھ کر سبھی نے اللہ کا شکر ادا کیا کیونکہ جس طرح سے جیپ نے تین پلٹے کھائے اس سے تو کسی کو صحیح سلامت نہیں رہنا چاہئے تھا مگر حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کے صدقے اللہ پاک نے سب کی حفاظت فرمائی۔(تاج شریعت ہندی،ص ۲۶)

دلی خیالات پہ آگاہی:

مشہور نقیب جناب حلیم حاذق رضوی ہوڑہ رقمطراز ہیں کہ فیل خانہ میں سرکار مجاہد ملت علیہ رحمہ کے ایک مرید جناب انوار احمد حبیبی ہیں۔انھوں نے مجھ سے کہا کہ حضور تاج الشریعہ سے بعض شر پسند لوگوں کی غلط بیانیوں کے سبب میرے دل میں بھی ایک بے چینی تھی،اور میری عقیدت کی شمع ٹمٹماتی جارہی تھی۔

ایک شب میرا نصیبہ بیدار ہوا،اور خواب میں دیکھا کہ سرکار مجاہد ملت اور حضور ازہری میاں مسجد میں نماز پڑھ رہے ہیں،میں ابھی صحن مسجد میں سوچ ہی رہا تھا کہ سرکار مجاہد ملت نے مجھے ڈانٹ کر فرمایا ان کی خدمت کرو،یہ میرے مخدوم زادے ہیں۔اس کے بعد حضور ازہری میاں کی طرف میرا دل کھینچتا چلا گیا۔

فیل خانہ ہوڑہ کے سکنڈ لین میں دیوبندیوں کا ایک جلسہ کوئی چار پانچ سال قبل ہوا تھا اس جلسہ میں ایک دیوبندی مقرر نے اعلیحضرت اور مجاہد ملت کی گستاخانہ تقریر کی۔ صبح ہوتے ہی میں نے اس کی تقریر کا کیسٹ بڑی مشکل سے حاصل کیا، اور علاقائی علما سے رابطہ کیا کہ یہ پہلا اتفاق ہے اگر اس کی جم کر تردید نہ کی گئی تو آنے والا وقت ہمیں معاف نہیں کرے گا۔ بہت سے احباب نے کہا یہ فلاں مولوی کی تقریر کا ردعمل ہے، اور چند بالکل خاموش رہے۔ حسن اتفاق سے تیسرے یا چوتھے دن حضور تاج الشریعہ کی آمد ایک مدرسہ کے جلسہ دستار بندی میں ہوئی۔ حضرت ختم بخاری شریف کے وقت تشریف لائے۔ دیوبندی مقرر کے قابل اعتراض جملوں اور بہتان طرازیوں کو نوٹ کر کے ان کی خدمت میں پہنچا کہ تمام صورت حال سے مطلع کروں۔ مگر میں اپنی کوششوں میں ناکام ہو گیا، حضرت سے ملاقات نہ ہو پائی۔ ختم بخاری شریف حضور تاج الشریعہ فاغین کو آخری حدیث کا درس دے رہے تھے، اور میں بیٹھا سوچ رہا تھا کہ یااللہ! ان اعتراضات و بہتان کا جواب کون دے گا۔ مگر میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ حضور تاج الشریعہ نے دیوبندی خیالات ونظریات کا رد بلیغ اسی آخری حدیث کی تشریح وتعبیر میں فرمانے لگے، اسی طرح میرے سارے سوالات کے جوابات حاصل ہو گئے (تجلیات تاج الشریعہ ص ۲۰۴)

مولانا منصور فریدی سہ ماہی فیض الرضا بلاسپور (چھتیس گڑھ) تحریر کرتے ہیں کہ ۲۰۰۳ میں عرس حضور مفتی اعظم کے موقع پر دھانو روڈ ممبئی میں ایک سرائے کی بنیاد رکھی جانی تھی، جس میں حضور تاج الشریعہ اور مولانا شعیب رضا صاحب مدعو تھے، بحیثیت سامع راقم الحروف بھی موجود تھا، اچانک دل میں خیال آیا کہ کاش حضور تاج الشریعہ کے ساتھ ایک دستر خان پر بیٹھنے کا موقع مل جاتا تو قسمت سنور جاتی، اسی تصور میں غرق قیام گاہ کے دروازے پر کھڑا تھا میری طرح سینکڑوں مشتاقان دید قلب وجگر فرش راہ کیے ہوئے تھے، اچانک دروازہ کھلا اور ایک صاحب نے آواز لگائی منصور فریدی کون ہیں اندر آئیے۔ مجھے اس وقت اپنی سماعت پر یقین نہیں ہو رہا تھا کہ وہ تمہیں ہو

جسے آواز دی جا رہی ہے ،مگر دل کہ رہا تھا کہ ہاں ہاں تمہیں ہو،اور پھر کیا تھا فرط مسرت سے میری آنکھیں بھیگ گئیں، آنسو پوچھتے ہوئے اندر گیا سلام مصافحہ سے سرفراز ہو کر گھنٹوں حضرت کی خدمت میں لگا رہا، آج بھی تصور کرتا ہوں تو اس کیف زا رکیفیت سے قلب و روح کو ٹھنڈک کا احساس ہوتا ہے ۔میری تمنا کیا پوری ہوئی میرے اعتقاد کی دنیا نے ایک ٹھوس اور مستحکم قلعے کو گویا تسخیر کرلیا تھا ،جہاں سے آج بھی تصور شیخ میری رہنمائی کرتا نظر آتا ہے ۔(تجلیات تاج الشریعہ،ص: ۳۱۴)

مفتی محمد عابد حسین قادری پرنسپل مدرسہ فیض العلوم جمشید پور (جھارکھنڈ) لکھتے ہیں کہ ۲۸ر جون ۲۰۰۸ سنہ حضرت مولانا امتیاز نعمانی صاحب خطیب و امام جامع مسجد بھالو باسا جمشید پور نے اپنی خوش بختی پر ناز کرتے ہوئے راقم الحروف سے ایک مجلس میں فرمایا کہ میں کلکتہ میں کثیر ازدہام کہ وجہ سے چادر پکڑ کر مرید ہوا تھا کہ کاش حضور کی جی بھر کر زیارت کرلوں اور مصافحہ کا موقع مل جاتا کافی دنوں تک یہ مراد بر نہ آئی ۳ر فروری ۲۰۰۳ کو حضرت باری نگر ٹیلگو تشریف لائے تو جلسہ کی صبح مدرسہ فیض العلوم میں تشریف لائے میں مدرسہ کے سامنے کھڑا تھا کہ اتنے میں حضرت کی گاڑی آگئی ۔اس کے بعد کیا تھا میں نے حضرت سے مصافحہ کیا ہاتھوں کو بوسہ دیا اور ہاتھ پکڑ کر حضرت علامہ علیہ الرحمہ کی سابق رہائش گاہ میں لے گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ حضرت اپنے اس مرید کی دلی کیفیات سے آگاہ ہو گئے اس لئے اس مرتبہ اپنا موقع عنایت فرمایا کہ اس وقت میری خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی اس وقت حضرت کا چہرہ اتنا وجیہ اور خوبصورت تھا کی بیان سے باہر ہے ۔(تجلیات تاج الشریعہ،ص ۲۹۵)

ان کی نگاہ عنایت نے صاحب اولاد بنا دیا:

مفتی عابد حسین رضوی صدر المدرسین مدرسہ فیض العلوم جمشید پور رقمطراز ہیں کہ آج سے تقریباً ۱۸ر سال قبل جب حضور تاج الشریعہ مدرسہ فیض العلوم تشریف لائے تھے تو اس موقع پر مجھ کو حضرت کی خدمت کا موقع ملا تھا، غسل وغیرہ کرانے کی سعادت ملی تھی ،قبل ازیں الجامعۃ الاشرفیہ مبارک

پور میں بھی زمانہ طالب علمی میں مجھے ان کے ہاتھ پاؤں دبانے کا شرف ملا تھا اس خدمت کے صلہ میں حضرت نے اپنے دست اقدس سے اپنا شجرہ بھی عطا فرمایا تھا۔

اس موقع سے ایک صاحب حضرت کے پاس آیا اور عرض کیا کہ حضور میری اہلیہ کو اسقاط حمل ہو جاتا ہے، حمل ٹھہرتا ہے لیکن چند دن یا چند ماہ کے بعد گر جاتا ہے حضرت نے فرمایا کہ سات سوئی لے کر آؤ میں سات سوئی لے کر حاضر ہوا۔ حضرت نے تعویذ بنا کر دیا وہ تعویذ اتنا اثر انداز ہوا کہ اسقاط کا مرض زائل ہو گیا اور وہ صاحب اولاد ہو گئے۔ (تجلیات تاج الشریعہ، ص ۲۹۲)

بارش ہو گئی:

۲۲؍جون ۲۰۰۸ء قاری عبد الجلیل صاحب شعبۂ قرأت مدرسہ فیض العلوم جمشید پور نے فقیر سے فرمایا کہ پانچ سال قبل حضرت ازہری میاں قبلہ دار العلوم حنفیہ ضیاء القرآن لکھنؤ کی دستار بندی کی ایک کانفرنس میں خطاب کے لئے مدعو تھے ان دنوں وہاں بارش نہیں ہو رہی تھی سخت قحط سالی کے ایام گزر رہے تھے، لوگوں نے حضرت سے عرض کی کہ حضور بارش کے لئے دعا فرما دیں۔ حضرت نے نماز استسقاء پڑھی اور دعائیں کی ابھی دعا کر ہی رہے تھے کہ وہاں موسلا دھار بارش ہونے لگی اور سارے لوگ بھیگ گئے۔ (تجلیات تاج الشریعہ، ص ۲۹۲)

اللہ کی رحمتیں ان کی محافظ تھیں:

مولانا غلام معین الدین امام جامع مسجد گوری پور ضلع شمالی چوبیس پرگنہ (بنگال) تحریر کرتے ہیں کہ حضرت کا فیضان ہندوستان کے دیگر صوبوں میں دیکھا گیا کرناٹک کی سرزمین پر حضرت سرا سے ہاسن کی طرف بذریعہ کار تشریف لے جا رہے تھے کہ اچانک کار الٹ گئی سب لوگ ادھر ادھر ہو گئے مگر جب حضرت کو دیکھا تو الحمد للہ تاج الشریعہ سجدے کی حالت میں پڑے تھے اور کچھ بھی نہ ہوا۔ حضور مفتی اعظم کے مرید و خلیفہ حضرت مفتی عبد الحلیم صاحب قبلہ جنہوں نے تقریباً چالیس سال سے زائد انگس (ضلع ہگلی) کی سرزمین پر امامت کا فریضہ انجام دیا۔ حضرت ان سے

بہت محبت فرماتے تھے۔مگر ایک نعت خوں نے حضور سیدی اعلیٰحضرت کی مشہور نعت ’’لم یات نظیر ک فی نظر‘‘ میں ہندی الفاظ میں ’’مرا تن من دھن سب پھونک دیا‘‘ پڑھا۔حضرت اسٹیج پر تشریف لے گئے، پھر ایک نعت خواں نے اعلیٰحضرت کی نعت ’’واللہ جو مل جائے مرے گل کا پسینہ‘‘ پڑھ دیا، حضرت نے مائک لے کر اللہ اللہ پورے دو گھنٹے صرف انھیں دو اشعار کی تشریح پر علمی تقریر فرمائی۔

حاجی نگر والوں کا کہنا ہے کہ حضرت، زاہد صاحب کلکتہ کے یہاں سے حاجی نگر تشریف لارہے تھے کہ اچانک بارک پور موڑ پر کار خراب ہوگئی، اس وقت رات کے بارہ بج رہے تھے۔ڈرائیور نے کہا گاڑی ایک انچ آگے نہیں جائے گی۔سبھی حیران و پریشان تھے۔دوسری گاڑی بھی تلاشی گئی وہ بھی نہیں ملی، تب حضرت نے حکم دیا ’’ڈرائیور گاڑی چلاؤ‘‘ وہ پس و پیش میں تھا مگر چونکہ حضرت کا حکم تھا ،البتہ یہ بھی کہا کہ گاڑی کہیں روکنا نہیں آہستہ کر لینا، پھر وہ گاڑی لے کر چلا، حاجی نگر والے سڑک پر استقبال کے لئے کھڑے تھے، انہیں اشارے سے بتادیا گیا گاڑی رکے گی نہیں آہستہ ہو کر اپنے منزل کی طرف رواں ہوگئی، مدرسہ کے پاس گاڑی رکی، حضرت تشریف لے گئے، ڈرائیور معافی کا طلب گار ہوا، اور اس نے مجمع میں مائک پر برجستہ کہا ’’بارک پور سے یہ گاڑی یہاں کس طرح آئی یہ مجھے معلوم نہیں۔دو دن تک ایک انچ آگے بڑھی، گاڑی رکی رہی۔(تجلیات تاج الشریعہ، ص ۲۵۶)

بڑا حادثہ ٹل گیا:

نقیب اہل سنت جناب حلیم حاذق رضوی رقمطراز ہیں کہ ایک موقع پر محمد پور بزرگ ضلع مظفر پور میں صوفی جمیل رضوی قادری نے ایک عالی شان جلسہ کیا جس میں خصوصیت کے ساتھ حضور تاج الشریعہ مدعو کئے گئے تھے۔یہ شاید اس علاقے کا عظیم جلسہ تھا کہ آس پاس کے سیکڑوں علما محض

حضورتاج الشریعہ سے شرف بیعت کے لئے حاضر ہوئے تھے ۔میں اپنی نقابت کے ذریعہ سلام و دعا تک بخوبی جلسہ کو پہنچا چکا تھا ۔مگر بیعت ارادت کے مشتاق دیوانے اور پروانے قابو سے باہر ہورہے تھے، آخرایک بڑا اسیلاب اسٹیج میں پہنچ گیا۔حضورتاج الشریعہ کرسی پرتشریف فرماتھے،اور میں مائک پر بار بارالتجا پرالتجا کرتا کہ اسٹیج کمزورہے ۔اللہ کرم کیجئے ۔

اسی اثنا میں چرمرانے کی آوازابھری،اور پورااسٹیج جوکافی اونچائی پر بنایا گیا تھا۔سارےلوگ چیخ پڑے ۔حضرت کی کرسی کو میں اورصوفی صاحب پوری قوت سے پکڑے ہوئے تھے ۔مگر ایک بانس کی قینچی میرے پیٹ میں یوں لگی کہ اگر جنبش ہوتو پیٹ میں گھس جائے،مگراراکین وسامعین کمال ہوش مندی سے اس بانس کی قینچی کو آرے سے کاٹ دیا،اگرمیں شیروانی نہ پہنا ہوتا تو بے دریغ بانس کی پھرائی پیٹ پھاڑ دیتی ۔صبح کے وقت ناشتے پرحضرت نے مجھ سے پوچھا ’’آپ کو چوٹ تو نہ آئی ہوگی‘‘ میں نے عرض کیا’’حضورآپ کی موجودگی میں بڑا سانحہ معمولی خراش میں بدل گیا‘‘ ۔حضرت نے بے پناہ دعائیں کیں ۔میراوجدان کہتاہے کہ یہ برکت حضورتاج الشریعہ کی تھی ورنہ کچھ بھی ہوسکتا تھا ۔(تجلیات تاج الشریعہ،ص ۲۰۵)

نماز کے لئے ٹرین کارکنا:

۱۱؍ مارچ ۲۰۱۵ کوحضرت تاج الشریعہ،بنارس کے لئے کاشی وشوناتھ ایکسپریس سے روانہ ہوئے ۔عصر کی نماز بریلی جنکشن پرادافرمائی ۔مغرب شاہجہانپور میں ادا کی اورعشاکے وقت ٹرین لکھنؤ پہنچ گئی ۔اسٹیشن پہنچنے سے پہلے حضرت بیت الخلاء گئے، جب حاجت سے فارغ ہوئے،توٹرین کے چھوٹنے کا وقت ہوگیا،حضرت جب بیت الخلاء سے باہرتشریف لائے اس وقت ٹرین روانہ

نہیں ہوئی تھی ،مگر چند لمحہ میں ٹرین چلنے لگی ،حضرت نماز عشاء ادا کرنے کے لئے
جائے نماز نکالنے کا حکم دے رہے تھے، برادرم محمد یوسف اختر رضوی نے بیگ
سے جائے نماز نکالی ،حضرت نے فرمایا، مصلیٰ بچھادو تو یوسف رضوی نے کہا کہ
حضور ٹرین چلنے لگی ہے، حضرت کے حکم پر مصلیٰ بچھادیا گیا جیسے ہی مصلے پر حضرت
نے قدم رکھا فوراً ٹرین رک گئی، حضرت نماز کے لئے کھڑے ہو گئے، ٹرین میں
جگہ تنگ اور حضرت کی نقاہت کو دیکھتے ہوئے، ایک طرف محب محترم مفتی محمد
شعیب رضا قادری اور دوسری طرف یہ راقم السطور معمولی سہارا دیتے
رہے۔حضرت نے اطمینان کے ساتھ کھڑے ہو کر نماز عشاادا فرمائی، بس سلام
پھیرتے ہی ٹرین چلنے لگی، حضرت نے سلام پھیرا، پھر فرمایا کہ ٹرین کہاں پر
ہے، راقم نے عرض کیا حضور ٹرین ابھی پلیٹ فارم پر ہی ہے۔حضرت نے فرمایا
کہ چلو الحمد للہ نماز اپنے وقت پر ادا کی گئی۔اس کرامت کے ظہور کے وقت مولانا
عاشق حسین کشمیری ،الحاج محمد یوسف نوری پور بندر، الحاج شہنواز حسین رضوی
(دبئی) موجود تھے۔(کرامات تاج الشریعہ ،ص ۷۵

ڈاکٹر جھوٹا، رپورٹ جھوٹی:

حضرت تاج الشریعہ کی تقریباً ایک ماہ کے سفر سے بریلی شریف واپسی ہوئی۔عید الفطر کی
نماز عید گاہ باقر گنج میں پڑھائی۔ چند ایام گزرے تھے کہ ۲۵ ؍جولائی ۲۰۱۵ ءکو بعد نماز مغرب چار
الٹیاں ہوئیں ۔الٹی بالکل کالی تھی ،فوراً صاجزادہ گرامی مولانا عسجد رضا خان صاحب نے ڈاکٹر پرویز
نوری صدیقی کو فون کرکے بلایا، انہوں نے چیک اپ کیا خون کے جانچ کی رپورٹ حاصل کرنے
کے لئے سیٹر بھیج دی دوا تجویز کی اور دوا کھانے پر الٹیاں بند ہوگئیں ۔ بعد نماز عشاء تقریباً رات کے
دس بجے ہونگے کہ ڈاکٹر صاحب تشریف لائے، کہنے لگے کہ فکر مندی کی بات یہ ہے کہ حضرت نے صبح

صرف آدھی روٹی تناول کی تھی اس کے بعد پورا دن گزر چکا ہے کچھ بھی نہیں کھایا اور کالی الٹی ہوگئی، اس لئے میرا مشورہ ہے کہ آپ دہلی لے جائیے۔مولانا عسجد میں نے حضرت سے دہلی چلنے کے لئے کہا،فرمایا کہ نماز پڑھوں گا،حضرت نے نماز ادا فرمائی دور دراز سے آئے ہوئے لوگوں کو مرید کیا،ملاقاتیں فرمائیں، پھر اندرون خانہ تشریف لے گئے اور آرام کرنے لگے۔عسجد میاں پھر حضرت کے پاس پہنچے،دہلی چلنے کے لئے کہا،تو حضرت نے فرمایا میری طبیعت بہتر ہے اور میں اب آرام کروں گا،ڈاکٹر کی رپورٹ جھوٹی ہے۔

مولانا عسجد میاں ،برادرم دانش رضا اور راقم السطور رات بھر نہیں سوئے،فکر دامن گیر رہی ،رات تقریباً ڈیڑھ بجے ڈاکٹر انیس بیگ اور ڈاکٹر شردا گروال سے مولانا عسجد میاں نے بات کی،انہوں نے دوسرے دن ہاسپٹل میں ایڈمٹ کرانے کا مشورہ دیا،۲۶ر جولائی ۲۰۱۵ء صبح ۶ر بجے جانچ کرنے کے لئے رامپور گارڈن سے دو صاحبان آگئے،چیک کرنے کے لئے خون لے گئے۔دس بجے برادرم دانش رضا رپورٹ لینے کے لئے پہنچے،رپورٹ میں کچھ واضح نہیں ہو رہا تھا،پھر ڈاکٹر انیس بیگ آگئے،اور اپنے ہاسپٹل میں چلنے کا مشورہ دیا،گیارہ بج کر ۴۵ر منٹ پر حضرت سوداگران سے ''بیگ ہاسپٹل'' کے لئے روانہ ہوئے ،ہاسپٹل میں حضرت کے پہنچنے کی خبر نے شہر میں ہلچل مچادی،گلی کوچے ہاسپٹل کے در و دیوار انسانی سیلاب سے بھر گئے تھے۔حضرت کے گردے کا ایکسرے ہوا۔شوگر،بلڈ پریشر وغیرہ کی جانچیں ہوئیں،ایک دن اور ایک ہاسپٹل میں گزار کر ۲۷ر جولائی کو بارہ بجے گھر واپس تشریف لائے۔ڈاکٹر شردا گروال نے نبض کی تشخیص اور جانچ رپورٹوں کے بعد بتایا کہ حضرت کی طبیعت میں کافی سدھار ہوا ہے اور طبیعت بہت بہتر ہے۔(کرامات تاج الشریعہ،ص ۷۸)

ظاہری حالت میں دورہ کر دیدار اور جنات سے حفاظت:

۲۷/جولائی ۲۰۱۵ء کو میں اپنی آفس میں بیٹھا ہوا تھا، حضرت سے ملنے والوں کا بے پناہ ہجوم تھا، اسی درمیان تین یا چار شخص کافی لمبے تڑنگے آفس میں داخل ہوئے، سلام و دعا کے بعد کہنے لگے، کہ آپ نے مجھے پہچانا؟ میں نے کہا کہ ہاں چہرہ پہچان رہا ہوں، مگر نام یاد نہیں آرہا ہے، ان میں ایک بزرگ شخصیت تھی، سفید داڑھی تھی، نورانی چہرہ اس پر سفید کپڑا اور سر پر سفید رومال وٹوپی نے چہرہ کو نہایت بارونق بنا دیا تھا۔ انہوں نے جیب سے مجلد ایک چھوٹی سی پاکٹ سائز کی کتاب کو میری طرف بڑھاتے ہوئے کہا کہ دیکھئے یہ کیا ہے؟ میں نے دیکھا تو وہ شجرہ شریف تھا، اندر کھولا تو موصوف کا نام میرے ہاتھوں سے حاجی احمد علی قادری رضوی جموو کشمیر لکھا ہوا تھا، وہ ۲/فروری ۲۰۰۷ء کو حضرت سے داخل سلسلہ ہوئے تھے۔

حاجی احمد علی رضوی کے ہمراہ مولانا دل محمد رضوی مرحوم کے صاجزادے محمود احمد رضوی ، ایڈوکیٹ ہائی کوٹ جموو کشمیر بھی تھے۔ حاجی صاحب نے اپنے صاجزادے آفتاب احمد کا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ ان کو مرید کرانے کے لئے لایا ہوں، بولے کہ واقعہ یہ ہوا کہ اس کے اوپر جنات کے اثرات ہیں، اکثر حاضری ہو جاتی ہے۔

> ایک بار جنات اس کے اوپر حملہ آور ہو گئے، میں گھبرا گیا میں کیا کروں، کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ دفعتاً میری زبان سے یہ آواز نکلی کہ ”تم جانتے ہو کہ میری سرپرستی کون کر رہے ہیں اور میں کس بزرگ کا مرید ہوں“ کہ اتنے حضور تاج الشریعہ میری پشت کی طرف کھڑے تھے، کہ آفتاب احمد نے دیکھا اور وہ گھبرا گیا، اس کے اوپر جو جنات کے اثرات تھے، وہ کافور ہوتے نظر آئے، اس کے منہ سے یہ آواز سنائی دیتی رہی کہ اب میں نہیں آوں گا، اب میں نہیں آوں گا، آفتاب احمد کی خواہش ہوئی کہ جس پیر سے آپ مرید ہیں ان کے پاس

مجھے لے چلئے، میں بھی انہیں سے مرید ہونا چاہتا ہوں، پہلے میں زیارت کروں گا پھر مرید ہوں گا۔حاجی صاحب حضرت کے نشست گاہ میں گئے، بغیر کچھ کہے آفتاب احمد کہنے لگے کہ یہی شخصیت ہے، جس کو میں نے دیکھا تھا، انہیں کی ہیبت و روحانی فیضان نے جن کو بھاگنے پر مجبور کر دیا تھا۔پھر آفتاب احمد حضرت کے دست حق پرست پر مرید ہو گئے، چار لوگوں کو میں نے شجرہ شریف دیا اور بہت خوش ہو کر جموں و کشمیر کے لئے روانہ ہو گئے، اللہ تعالیٰ ان کو اسی طرح پیر و مرشد کا فیضان نصیب فرمائے۔(آمین ثم آمین)(کرامات تاج الشریعہ،ص ۸۱)

پلین کا لیٹ ہو جانا:

آوائل ۱۹۹۲ء کی بات ہے کہ راقم السطور حضرت کے ہمراہ بطور خادم پہلی بار لمبے سفر کلکتہ گیا،حضرت کا قیام جناب محمد ایوب خاں رضوی مرحوم کے دولت کدے پر تھا، دو دن کے قیام اور مختلف جگہوں پر اجلاس و دعوت و تبلیغ کے پروگرام میں شرکت کرنے کے بعد، شب ۳ بجے قیام گاہ پر واپسی ہوئی، حضرت نے فرمایا اب مختصر سا وقت بچا ہے، نماز فجر پڑھ کر سو یا جائے، ایوب صاحب چائے لے کر حاضر ہوئے، اسی وقفہ میں حضرت نے مجھے کچھ لکھنے کا حکم فرمایا میں نے وہ مراسلہ تیار کیا، اتنے میں فجر کی اذان ہونے لگی۔نماز جماعت سے پڑھی گئی، پھر مسلسل سفر کی تھکاوٹ کی وجہ سے نیند فوراً ہی آ گئی، ۱۱؍ بجے بیدار ہوئے ، پھر چلنے کی تیاری ہونے لگی، شام کو چار بجے کی فلائٹ دمدم ایر پورٹ سے دہلی کے لئے تھی، ناشتہ اور کھانا ایک ساتھ کیا، نماز ظہر گھر پر ادا ہوئی، شب ہی میں فلائٹ کے دو ٹکٹ ایوب مرحوم نے لا کر مجھے دئیے تھے، وہ ٹکٹ میں نے حضرت کے تکیہ کے نیچے رکھ دئیے تھے۔اس خیال سے کہ چلتے وقت ’’صدری‘‘

کی جیب میں رکھ لونگا مگر میں بھول گیا۔ایر پورت سے چلنے کی تیاری ہونے لگی ،حضرت نے اپنی صدری مجھے عنایت فرماتے ہوئے کہا کہ اس کو تم پہن لو میں نے حضرت کی صدری پہن لی ،اور اکثر دوران سفر حضرت کی صدری میں پہن لیا کرتا تھا،حضرت بہت کم صدری پہنتے تھے،مگر صدری ساتھ میں ضرور رکھتے تھے ،اس کی وجہ یہ تھی کہ اس میں ضروری کاغذات، پاسپورت،ٹکٹ قلم اور دوا وغیرہ رکھے جاتے تھے،جب ایر پورٹ کے لئے چلنے لگے تو حضرت نے فرمایا کہ سب سامان رکھ لیا ہے، میں نے عرض کیا کہ حضور سارا سامان رکھ لیا ہے ۔حضرت مطمئن ہوئے،گاڑی میں بیٹھے کچھ ہی دور چلے تھے کہ پھر حضرت نے فرمایا کہ سامان چیک کرلیا ہے، میں نے پھر وہی جواب دیا کہ سب چیک کرلیا ہے ۔جب ائیر پورٹ کے قریب پہنچے تو حضرت نے فرمایا،کہ ایک ایک سامان چیک کیا ہے، میں نے عرض کیا کہ حضور ہاں ، پھر حضرت نے فرمایا ٹکٹ کہاں ہے،بس اتنا کہنا تھا کہ فوراً یاد آیا،کہ ٹکٹ تو تکیہ کے نیچے ہی رہ گیا۔صدری کے چاروں جیب چیک کیے مگر میں نے تو ٹکٹ رکھا ہی نہیں تھا،وہ بھول گیا تھا، دمدم ائیر پورٹ بالکل قریب تھا،پلین کا وقت صرف آدھا گھنٹہ بچا تھا، میں فوراً ایوب رضوی کے ساتھ گھر واپس آیا، یہ وقت بہت ٹریفک کے رش کا ہوتا ہے،گھر گیا ایک گھنٹہ لگا، ادھر لوگ حضرت سے پلین کے تاخیر سے اڑنے کے لئے دعا کرانے لگے ۔جب میں ٹکٹ لے کر واپس پہنچا تو معلوم ہوا کہ دو گھنٹہ پلین لیٹ ہے، بہت آرام سے بورڈنگ کرایا۔تب پتہ چلا کہ حضرت شروع ہی سے یاد دہانی کرا رہے تھے، اور یہ حضرت کی زندہ کرامت ہے کہ میں ٹکٹ بھی لے آیا، پلین لیٹ ہو گیا، بہت سارے لوگ تاخیر کی وجہ سے داخل سلسلہ بھی ہو گئے ۔ یہ ہے اولیاء کرام کا مرتبہ، یہ

ہے اہل اللہ کی شان ۔(۹/اگست/ ۲۰۱۵ء بروز ہفتہ)(کرامت تاج الشریعہ،ص ۸۲)

مسجد میں چندہ:

۱۹۹۷ء یا ۱۹۹۸ء کی بات ہے کہ صوبہ بہار کا راقم السطور نے حضرت کی طرف سے پروگرام دے دیا تھا، یہ تاریخیں تقریباً دس دن کی تھیں، ہر ایک دن حضرت کے تین سے چار اجلاس ہوا کرتے تھے ۔اور ایسا خاکہ تیار کیا تھا کہ جس جگہ سے حضرت چلیں گے اور جہاں تک جانا ہے،تو لب سڑک سے متصل جتنے بھی گاؤں اور قصبے ہوں گے سبھی جگہ ۱۵ منٹ حضرت رک کر بیعت و ارشاد فرمائیں گے،اسی طرح ان دنوں میں درجنوں پروگرام ہو گئے ۔اور درجنوں گاؤں و دیہات کے علاقوں میں حضرت کے قدوم میمنت لزوم پہنچ گئے،تقریباً آدھا صوبہ بہار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی اور تاجدار اہل سنت حضور مفتی اعظم قدس سرہما کے فیضان سے مالا مال ہو گیا۔ حضرت شہر کشن گنج سے بہادر گنج جاتے ہوئے مفتی مطیع الرحمٰن مضطر رضوی اور علم وفن حضرت خواجہ مظفر حسین رضوی مرحوم کے گاؤں تشریف لے گئے ۔راستہ میں ایک صاحب غالباً مولانا مفتی ایوب مظہر قادری کے بھائی یا قریبی رشتہ دار ملے،وہاں سے آگے بڑھے ہوں گے کہ ایک مسجد یا مدرسہ کی تعمیر ہو رہی تھی چندہ کی اپیل کا بینر لگا ہوا تھا،معاً مجھے خیال آیا کہ یہ غریب مسلمانوں کا علاقہ ہے یہاں مدد ہونا چاہئے،میرے پاس اتنے روپئے بھی نہیں ہیں کہ میں فی الحال ان کی مدد کر دوں، میں اپنے خیال میں سوچتا جا رہا تھا،گاڑی تیز رفتاری کے ساتھ بڑھ رہی تھی،آگے ہی کچھ فاصلے پر قیام گاہ تھی ۔قیام گاہ پر پہنچے،سامان گاڑی سے لا کر کمرہ میں رکھا،حضرت کچھ دیر آرام کرنے لگے، جب بیدار ہوئے فرمایا کہ تم اس وقت کیا سوچ رہے تھے، بیگ میں فلاں جگہ نذرانہ رکھا ہوگا،اس کو لے لو اور جا کر مسجد یا مدرسہ میں تعاون کر دو، یہ نہایت ہی اچھا عمل ہے ۔اللہ ایسے لوگوں کو بہترین جزا دیتا ہے۔

میں نے عرض کیا کہ حضور میں واقعی یہی سوچ رہا تھا کہ ان کی مدد ہو ہونی چاہئے۔آپ نے کشف کے ذریعے میرے دل کا حال جان لیا ہے۔اب میں وہاں کے جو ذمہ دار ہوں گے،ان سے ملکر آپ کی طرف سے تعمیر مسجد میں چندہ دے دونگا۔پھر آپ نے فرمایا کہ جا کر تعاون کرو مگر نام کے اظہار کی ضرورت نہیں ہے۔میں نے ایک موٹر سائکل والے کو ساتھ لیا اور اکیلے ہی چلا گیا۔ متولی صاحب سے ملاقات ہوئی،میں نے صرف اتنا تعارف کرایا کہ میں بریلی شریف سے حاضر ہوا ہوں،فلاں جلسہ میں آیا ہوں،یہ دس ہزار روپیہ مسجد کی تعمیر میں بطور حاضر تعاون ہیں۔وہ بہت خوش ہوئے۔

حضرت دلوں کا حال جانتے ہیں۔اپنے مریدین وخدام کے جذبات واحساسات کی قدر کرتے ہیں۔یہی اولیائے کرام ومقربان بارگاہ الٰہی کی پہچان ہے۔
(۷راگست ۲۰۱۵ء)(کرامت تاج الشریعہ،ص ۸۴)

کینسر سے نجات:

عزیزم عبداللہ رضوی ساکن محلّہ ملوکپور بریلی کسی کمپیوٹر کمپنی میں ملازمت کرتے ہیں۔ڈاکٹر نے آپ کو کینسر کا مرض بتادیا۔بریلی سے دہلی پہنچے،یہاں جانچ کرا کر ٹاٹا کینسر ہاسپٹل میں جانچ کے لئے پہنچے،سبھی نے کینسر جیسے مہلک مرض کے ہونے کی بات کہہ دی۔موصوف فوراً اپنے پیر ومرشد حضور تاج الشریعہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور زاروقطار رونے لگے،حضرت نے دریافت کیا کہ کیوں رو رہے ہو،خادم نے کہا کہ حضور ڈاکٹروں نے کینسر بتایا ہے،جانچ رپورٹ میں بھی کینسر کے نمایاں نشانات بتائے ہیں۔حضرت نے ڈاکٹر پر غصہ ہوتے ہوئے فرمایا کہ ڈاکٹر جھوٹا اور ڈاکٹر کی رپورٹ جھوٹی پھر قریب آنے کا اشارہ فرمایا۔ حضرت بہت دیر تک عبداللہ رضوی پر پڑھ پڑھ کر دم کرتے رہے۔ابھی چند

ماہ قبل راقم کو گھر جاتے ہوئے راستے میں مل گئے، میں نے معلوم کیا کہ آپ کی طبیعت کیسی ہے کہنے لگے کہ جس دن حضرت نے دم فرمایا اسی دن سے مجھے بڑی راحت ملی اور کینسر کا مرض کافور ہوگیا ہے۔اب جانچ رپورٹ میں بالکل ہی کینسر کا کہیں نام ونشان نہیں ہے یہ سب پیر ومرشد کی دعا کا اثر ہے ورنہ میرے گھر والے یہ سمجھ رہے تھے کہ اب میری زندگی کے چند ہی ایام رہ گئے ہے مگر میرے پیر ومرشد کی یہ زندہ کرامت کہ میں آپ کے سامنے صحیح وسالم کھڑا ہوں۔اور کمپنی بھی جوائن کرلی ہے،اور میں بہت اچھی سے کام کررہا ہوں۔(۲۲ر ستمبر ۲۰۱۵ء)

(کرامت تاج الشریعہ،ص ۸۶)

نماز جنازہ کے بعد بارش:

شیر بیشۂ اہل سنت مولانا حشمت علی خاں پیلی بھیتی علیہ الرحمہ کے صاحبزادے مولانا احمد مشہود رضا کا ۱۹ر ستمبر ۲۰۱۵ء کو انتقال ہوگیا۔انتقال کی اطلاع حضور تاج الشریعہ کو کرائی گئی کہ مولانا مشہود رضا صاحب نے نماز جنازہ پڑھانے کے لئے حضرت کے نام وصیت کی تھی۔موجودہ وقت میں بریلی شہر سے پیلی بھیت کا راستہ وایا نواب گنج بہت خراب ہے،روڈ پر اینٹ پتھر کا کام چل رہا ہے نہایت خراب راستہ ہونے کے باوجود بھی حضرت نے نماز جنازہ پڑھنے کی منظوری عطا فرمادی۔

اسی خانوادہ کے جواں سال برادرم برکات رضا قادری برکاتی بن مولانا محمد میاں رضوی بن ملا لیاقت حسین خاں رضوی مرحوم محلّہ سرخہ بریلی شریف شریک نماز جنازہ تھے۔بریلی واپسی پر بیان کیا کہ میں نے کسی حدیث کی کتاب میں پڑھا تھا کہ نماز جنازہ کے بعد اگر بارش ہو جاتی ہے تو صاحب میت کی بخشش ہوجاتی ہے۔میں نے حضور تاج الشریعہ سے عرض کیا کہ حضور نماز آپ پڑھائیں گے ساتھ ہی بارش کی دعاء بھی فرمادیں تاکہ یہ رحمت کی برکت سے میرے ماموں احمد مشہود رضا صاحب مرحوم کی بخشش کا سامان فراہم ہوجائے۔حضرت نے ۲۵ر ہزار پر مشتمل افراد کی امامت

فرمائی اور دیکھتے ہی دیکھتے آسمان پر بارش کے آثار نمایاں ہو گئے ۔اور فوراً بارش ہونے لگی ۔ یہ ہے حضرت کے دعا کی مستجابیت اور صاحب میت کی نیکی کی دلیل ۔اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت فرمائے آمین ۔(۲۲رستمبر ۲۰۱۵ء)(کرامت تاج الشریعہ،ص ۸۷)

ایسی کیفیت کبھی نہیں دیکھی:

غالباً جنوری ۱۹۹۶ء کی بات ہے کہ راقم السطور حضرت تاج الشریعہ کے ہمراہ لدھیانہ (پنجاب) کے تبلیغی سفر پر تھا۔جناب عین الحق رضوی کی دعوت پر لدھیانہ پہلی بار حضرت کا جانا ہوا۔دن میں محلہ غیاث پورہ میں ایک مدرسہ کا سنگ بنیاد رکھا کہ شب میں جلسہ کا اہتمام تھا۔جلسہ میں تقریباً دولاکھ انسانوں کا ہجوم تھا،ایسا لگتا تھا کہ جیسے پورا صوبہ پنجاب آج لدھیانہ میں جمع ہوگیا ہے ۔حضرت تقریبا ایک بج کر کچھ منٹ پر جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے ۔نعروں کے پرہجوم شور نے حضرت کے مزاج کو برہم کر دیا،پھر میں نے حضرت کا مزاج بنایا اور عوام کو خاموش کیا۔ ہر مقرر و شاعر حضرت کی شان میں منقبت پڑھتا تھا۔حضرت نے منع فرمایا کہ میری قصیدہ خوانی کے بجائے اسلام وسنیت پر تقریر کریں اور شعراء نعت رسول ﷺ پڑھیں ۔اختتام اجلاس سے قبل ۷۵ / ہزار فرزندان توحید نے حضرت کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ دیکر غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی غلامی کا پٹہ ڈالنے کا عہد و پیمان کیا۔

وہیں پر چند وہابی دیوبندی بھی جلسہ سننے اور حضرت کا دیدار کرنے آئے تھے ۔حضرت کو دیکھتے ہی ممبر پر آگئے ۔کسی نے مجھ سے کہا کہ یہ لوگ آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں ۔میں ان کی طرف متوجہ ہوا،کہنے لگے ہم لوگ مولوی قاسم نانوتوی کے قصبہ نانوتہ کے رہنے والے ہیں،یہاں ایک فیکٹری میں کام کرتے ہیں ۔حضرت جیسی نورانی شخصیت آج تک ہم نے نہیں دیکھی ہے ۔اور آج ہم نے سنی و دیوبندی کا فرق سمجھا ہے،اس لئے اب ہم حضرت کے ہاتھ پر توبہ و رجوع الی اللہ کرنا چاہتے ہیں ۔میں فورا حضرت کے پاس لے گیا،پورا واقعہ بیان کیا۔حضرت نے توبہ وتجدید ایمان کرایا۔داخل اسلام وسنیت فرما کر مرید کیا۔غالباً پانچ لوگ تھے ۔ یہ ہے حضرت کے چہرہ زیبا کی

ضوفشانیاں جن کی نورانی شعاؤں سے نظریں خیرہ ہوجاتی ہیں،اور دل دماغ کی سلطنت بدل جایا کرتی ہے۔(کرامات تاج الشریعہ،ص ۸۸)

بیک وقت دو جگہ موجود ہونا:

۲۰۱۳ء میں حضور تاج الشریعہ کے ہمراہ صاجزادہ مولان عسجد رضا قادری مہتمم جامعۃ الرضا بریلی شریف ساؤتھ افریقہ کے علاوہ دارالسلام،تنزانیہ،ہرارے،زمبابوے اور ملاوی وغیرہ کے تبلیغی سفر پر تشریف لے گئے تھے۔واپسی پر ملاوی کا ایک واقعہ جو حضرت کی زندہ وجاوید کرامت سے منسوب ہے،راقم سے بیان کیا۔کہ جمعہ کا دن تھا محمد اسلم مرزا رضوی میرے پاس بے تابانہ آئے اور بغل گیر ہو گئے،اور کہنے لگے کہ آپ نے نماز کہاں پڑھی،میں نے بتایا کہ فلاں مسجد میں پڑھی، وہاں حضرت نے نماز جمعہ ادا کرائی،اسلم مرزا نے نماز جمعہ کسی دوسری مسجد میں پڑھی تھی،یہاں عین نماز جمعہ حضرت تاج الشریعہ کی زیارت اور مصافحہ و دست بوسی بھی کی تھی،اسلم مرزا صاحب کا اپنی مسجد میں زیارت کرنا اور حضرت کا کسی دوسری مسجد میں نماز پڑھانا،واقعی کسی عظیم کرامت سے کم نہیں ہے۔کسی مجلس میں کسی نے کہا کہ حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادی رضی اللہ عنہ بیک وقت ستر جگہ جلوہ نمائی کر سکتے ہیں،تو ان کے جانشین وخلیفہ بیک وقت دو جگہ کیوں نہیں ہو سکتے۔ اسلم مرزا صاحب حضرت کی کرامت دیکھ کر فوراً گھر گئے اور اپنے بیوی و بچوں کو لا کر حضرت کے دست حق پرست پر بیعت کرادیا اور انہوں نے یہ اپنا چشم دید واقعہ تمام لوگوں سے بیان کر کے حیرت میں ڈال دیا۔وہ کہتے ہیں اس دن سے میری عقیدت ومحبت میں ہزار درجہ اضافہ ہو گیا۔ (کرامات تاج الشریعہ،ص ۹۵۔ ۵/اکتوبر ۲۰۱۵ء)

حضور تاج الشریعہ کی کرامتیں تو بے شمار ہیں ان کو اکٹھا کرنے میں کافی وقت درکار ہے، وقت کی قلت کی وجہ سے اسی پر اکتفا کیا جارہا ہے۔اللہ تعالیٰ فیضان تاج الشریعہ و بزرگان دین سے ہم سب کو مالا مال فرمائے(آمین)